Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ نمبر ۲۳۴ منگل ۲۔ جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۱۹۔ اخاء ۱۳۷۲ ہش ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء

خدا تعالیٰ اخلاص اور نیت کو دیکھتا ہے

اگر کسی کی حیثیت کوڑی دینے کی ہے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوڑی ہی کروڑ روپیہ کے برابر ہے کیونکہ خدا تعالیٰ اس رقم کو نہیں دیکھتا کہ وہ کتنی ہے بلکہ خدا تعالیٰ اس اخلاص اور اس نیت کو دیکھتا ہے جس اخلاص اور جس نیت سے وہ دی گئی ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا ایک خاص تعلق ہے۔ اہلِ عرفان لوگوں نے بشریت اور ربوبیت کے جوڑہ پر بہت لطیف بحثیں کی ہیں۔ اگر بچے کا منہ پتھر سے لگائیں تو کیا کوئی دانشمند خیال کر سکتا ہے کہ اس پتھر میں سے دودھ نکل آئے گا اور بچہ سیر ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح پر جب تک انسان خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہیں گرتا' اس کی روح ہمہ نیستی ہو کر ربوبیّت سے تعلق پیدا نہیں کر سکتی اور نہیں کرتی جبتک کہ وہ عدم یا مشابہ بالعدم نہ ہو' کیونکہ ربوبیّت اسی کو چاہتی ہے۔ اس وقت تک وہ روحانی دودھ سے پرورش نہیں پا سکتا۔

لَہو میں کھانے پینے کی تمام لذّتیں شامل ہیں۔ ان کا انجام دیکھو کہ بجز کثافت کے اور کیا ہے۔ زینت' سواری' عمدہ مکانات پر فخر کرنا یا حکومت و خاندان پر فخر کرنا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ بالآخر اس سے ایک قسم کی حقارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جو رنج دیتی اور طبیعت کو افسردہ اور بے چین کر دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۷)

اللہ کے دامن کو عسر اور یسر ہر دو حالتوں میں پکڑے رکھیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

خوف کی کوئی بات نہیں ہم خدا کے عاجز بندے ہیں اور اسے اپنا دوست رکھتے ہیں۔ یہ تو شیطان کے دوست ہیں جن کے دل میں شیطانی وساوس کے نتیجہ میں غیر اللہ کی خشیت پیدا ہوتی ہے۔ ہم خدائے رحمان کے عاجز بندے ہیں ہم نے اس کا دامن پکڑا ہے پس جب اس کی عظمت اور جلال ہمارے سروں پر سایہ فگن ہے تو شیطان کی کیا مجال ہے کہ وہ ہم پر کوئی وار کرے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہیں تو شیطان کے تیر ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔ اسی طرح جب ہم پر کامیابی کا وقت آئے تو اس وقت بالکل تکبر نہیں کرنا۔

خدا کے دامن کو ہرگز نہیں چھوڑنا۔ پس چاہئے کہ تم عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو تا رحمان خدا تم سے پیار کرے۔ اگر تم نے یہ سمجھا کہ ہم کچھ بن گئے ہماری طاقت بڑھ گئی ملک میں ہمارا ابھی اثر ورسوخ پیدا ہو گیا تو تم مارے گئے۔ تم نے اسی دن اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر لئے لیکن اگر ہم بحیثیت جماعت اللہ کے دامن کو عسر اور یسر ہر دو حالتوں میں پکڑے رکھیں۔ نہ ایک وقت میں بزدلی کمزوری اور سستی دکھائیں نہ دوسرے وقت تکبر اور انانیت کا مظاہرہ کریں بلکہ ہر دو حالتوں میں کامل اطمینان اور کامل تقویٰ اور کامل توکل اور کامل تذلل اور کامل انکسار کا مظاہرہ کریں تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی رحمت سے ہم سے بھی جو کام لینا چاہتا ہے وہ اپنے وقت پر لے گا یہ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں جو ایک نہ ایک دن ضرور پورے ہوں گے اگر خدانخواستہ ہم اپنی ذمہ داریاں نہیں نبائیں گے تو اللہ تعالیٰ ایک قوم پیدا کرے گا جو ان ذمہ داریوں کو پورا کرے گی (دین حق) کو شاہراہ غلبہ پر آگے سے آگے لے جائے گی۔ خدا کرے یہ سعادت ہمارے نصیب میں ہو اللہ تعالیٰ ہمیں عقل و سمجھ عطا کرے اور ہمیں غلبہ (دین حق) کی راہ میں جان و مال کی قربانی دینے کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو پختہ کرے خدائے رحمان سے ہمارا تعلق اتنا مضبوط ہو جائے کہ دنیا کی کوئی طاقت اسے قطع نہ کر سکے اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنی محبت کو اس طور پر اس قدر اور اس رنگ میں بھر دے کہ (تا کہ میں اپنی نعمت تم پر پوری کروں) کا جو وعدہ ہے اس کے نظارے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگیں۔ خدا کے پیار کا سلوک ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔

(از خطبہ ۸/ ستمبر ۱۹۷۲ء)

درخواست دعا

○ محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب سیکرٹری حدیقتہ المبشرین گذشتہ کچھ عرصہ سے پھیپھڑوں میں انفیکشن کی وجہ سے علیل چلے آرہے ہیں۔ ربوہ اور لاہور سے مکمل چیک اپ کے بعد ڈاکٹری ہدایت کے مطابق علاج اور آرام کی خاطر ایبٹ آباد تشریف لے گئے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں اس مخلص خادم سلسلہ کی کامل صحتیابی کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم سید سعید الحسن صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۹۳-۹-۲۱ کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم سید حمید الحسن صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب معلم وقف جدید کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ واہ کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۹۳ء کو اپنے فضل سے بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام "نائلہ ظہور" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم بشیر احمد سیالکوٹی صاحب ربوہ کلاتھ سٹور' دارالصدر جنوبی ربوہ کی پوتی اور مکرم محمد حنیف طاہر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ۔ خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹ / اخاء ۷۲ / ۱۳ھش ۱۹ / اکتوبر ۱۹۹۳ء

کیا نہیں ہوتا

کسی اخبار کو دیکھ کر یہ کہہ دینا تو بہت آسان ہے کہ "اس میں ہوتا ہی کیا ہے" لیکن یہ بات کہنے کی بات نہیں ہے۔ بتایا یہ جائے کہ اس میں کیا نہیں ہوتا۔ اور اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ اخبار آپ کے ذوق کے مطابق ہو تو صرف یہ نہ کہئے کہ اس میں ہوتا ہی کیا ہے۔ یہ ضرور بتائیے کہ اس میں کیا نہیں ہوتا۔ اور جو کچھ نہیں ہوتا وہ اگر ہو تو اخبار زیادہ بہتر ہو جائے گا۔

ہمیں وہ واقعہ تو کبھی بھول ہی نہیں سکتا کہ مجلس مشاورت میں الفضل پر گفتگو ہو رہی تھی۔ کئی سال گذرے جب کا یہ واقعہ ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ نے الفضل کا ایک پرچہ ہاتھ میں لیا اور اس کا پہلا صفحہ حاضرین کو دکھاتے ہوئے پوچھا اس صفحہ پر کیا ہے۔ تمام حاضرین بول اٹھے۔ "ارشادات حضرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ" یہ سنتے ہی حضور نے فرمایا "اس کے بعد آپ کو کیا چاہئے"۔ حاضرین خاموش ہو گئے اور بحث ختم ہو گئی۔ اس میں کیا شک ہے کہ اگر انسان فائدہ اٹھانا چاہے تو "ارشادات" سے اپنی زندگی بدل سکتا ہے۔

ہم الفضل میں آپ کو کیا کچھ دیتے ہیں۔ سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات۔ آئمہ جماعت میں سے کسی ایک کے خطبہ کا ایک اقتباس اور کوشش کی جاتی ہے کہ باری باری ہر امام جماعت کے خطبہ کا اقتباس پیش کیا جائے۔ یہ دونوں چیزیں پہلے صفحہ پر۔ اور پہلے ہی صفحہ پر چوکھٹے میں سب سے اوپر ایک نہایت مختصر سا اقتباس حضرت بانی سلسلہ عالیہ کا ارشاد۔ آئمہ جماعت میں سے کسی کا بعض جماعت کی انتہائی اہم خبروں کو بھی اس چوکھٹے سے شروع کیا جاتا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات۔ خلاصے یا مکمل متن۔ اور ان کے علاوہ کسی پرانے خطبہ کا اقتباس "افکار عالیہ" کے عنوان سے۔ حضرت امام جماعت الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی تحریرات کے اقتباس۔ "علمی مسائل" "تلقین عمل" اور "لجنہ کالم" اور ان کے علاوہ جماعت کے مضمون نگار حضرات کے مضامین، مختصر عالمی خبریں۔ اور عالمی مسائل اور وسائل کے متعلق تفصیلی خبریں۔ خاص طور پر ان علاقوں کے متعلق جہاں حالات دگرگوں ہیں۔ یہ باتیں "بین المملکتی حالات......." کے ماتحت اخبار میں درج کی جاتی ہیں اور جماعتی خبریں جو سب سے زیادہ رابطہ کا فریضہ انجام دیتی ہیں۔ اور یاد رفتگان۔

اگر آپ یہ بتائیں کہ اس میں کیا نہیں ہوتا تو اسے بھی زیر غور لایا جا سکتا ہے۔ ہمیں آپ کے مشوروں کی ضرورت ہے۔

دروازے بھی بند ہیں میرے اونچی ہیں دیواریں
پھر بھی لوگوں نے میرے آنگن میں پتھر مارے
میں نے ڈرتے ڈرتے اپنی ساری عمر بتا دی
میری راہ میں اکثر آئے کانٹے اور انگارے

ابو الاقبال

O

پکاروں تجھے یہ اجازت نہیں ہے
کوئی اس سے بڑھ کے تو ذلت نہیں ہے

مرے قصۂ دل سے واقف نہیں تم!
مجھے سب سے کہنے کی عادت نہیں ہے

مجھے ستر پوشی کو بس ہے رِدا اک
مرے پاس تو کوئی خلعت نہیں ہے

سجاتی تو ہوں مسکراہٹ لبوں پر
مگر غم چھپانے کی طاقت نہیں ہے

میں ادنیٰ سی خادم ہوں اہلِ زمیں کی
مگر یہ نہیں میری عزت نہیں ہے

محبت کے جذبے عیاں ہو گئے سب
مجھے تو کسی سے بھی نفرتِ نہیں ہے

دِل ناتواں طنز کچھ ہنس کے سہہ لے
کہ اتنی بھی کیا تجھ میں وُسعت نہیں ہے؟

نہیں دنیا والوں نے عظمت کو جانا
یہ نادان ہو۔ بے مروت نہیں ہے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

پرہیزگار بن جاؤ

پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دفاعِ وطن

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب پاکستان قائم ہوتے ہی بھارت نے اپنی فوجیں ریاست جموں و کشمیر میں داخل کردیں اور کشمیر کے محاذ پر باقاعدہ جنگ کی سی صورت پیدا ہو گئی۔ تو جماعت احمدیہ نے مظلومین کشمیر کو ظلم کے پنجے سے نجات دلانے والے اس جہاد میں دامے۔ درمے۔ قدمے۔ سخنے۔ صدق دل سے حصہ لیا۔ علاوہ دیگر استمداد کے جماعت کی رضا کار بٹالین "فرقان فورس" نامی نے صف اول میں کھڑے ہو کر دفاع وطن کی عظیم ذمہ داری کو پورا کیا۔ جماعت کے اس عمل سے نہ صرف اہل وطن کو اس کی دفاع وطن کے لئے تڑپ کا اندازہ ہوا۔ اس کے نظریہ جہاد سے بھی آگہی ہوئی۔ دفاع وطن کی یہ صدق دلانہ امنگ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کے اپریل ۵۰ء کے اس خطاب کے لفظ لفظ سے واضح ہوتی ہے جو ریاست جموں و کشمیر میں جنگ چھڑ جانے کے بعد موصوف نے اپنی جماعت سے فرمایا اور جس میں جماعت کے ہر حصہ کو دفاع وطن کے لئے ہروقت اپنے آپ کو پوری طرح تیار کرنے اور تیار رکھنے کی تلقین فرمائی۔ قارئین لاہور کے اضافہ معلومات کے لئے ہم یہاں اس تاریخی خطاب کے بعض حصے نقل کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

آپ نے فرمایا۔۔ "قادیان میں رہتے ہوئے ہمارے لئے ایک مشکل تھی۔ ورنہ ان دنوں بھی ہم پسند کرتے کہ دشمن سے لڑکر مرجائیں اور وہ مشکل یہ تھی کہ ہمیں حکومت سے لڑنا پڑتا تھا۔ اور حکومت سے لڑنا ہمارے مذہب میں جائز نہیں۔۔ چونکہ خدا کا حکم تھا کہ حکومت سے لڑنا نہیں اس لئے ہم پیچھے ہٹ گئے۔ جیسے مکہ میں رہتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے دشمن سے جنگ کرنا جائز نہیں تھا۔ مگر جب آپ مدینہ تشریف لے گئے تو لڑائی آپ کے لئے جائز ہو گئی۔ غرض اب حالات مختلف ہیں۔

"اب اگر پاکستان سے کسی ملک کی لڑائی ہو گئی تو حکومت کے ساتھ ہو کر ہمیں لڑنا پڑے گا۔ اور حکومت کی تائید میں ہمیں جنگ کرنی پڑے گی' اس لئے اب پیچھے ہٹنے کا سوال نہیں"۔

ایمان کا اہم ترین حصہ جہاد

اپنے اس خطاب میں آگے چل کر آپ نے فرمایا۔ "۔ جن امور کو اسلام نے ایمان کا اہم ترین حصہ قرار دیا ہے ان میں سے ایک جہاد بھی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ "جو شخص جہاد کے موقع پر پیٹھ دکھاتا ہے وہ جہنمی ہے۔"

اور جہاد میں کوئی شخص حصہ ہی کس طرح لے سکتا ہے جب تک وہ فوجی فنون کو سیکھنے کے لئے نہیں جاتا۔ کشمیر کی جنگ کا شروع ہونا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اہم موقع تھا۔ لیکن اگر کشمیر کی جنگ نہ ہوتی تب بھی ہماری جماعت کا فرض تھا کہ وہ فوجی فنون کو سیکھنے کے لئے اپنے نوجوانوں کو پیش کرتی تاکہ

اگر براہ راست پاکستان پر ہی حملہ ہو جاتا تو وہ اپنی قوم اور اپنے ملک کی حفاظت کا کام سر انجام دے سکتی۔

ظاہر ہے جو لوگ فوجی خدمت سے جی چراتے ہیں۔ اس وجہ سے جی چراتے ہیں کہ ان کی اس کام سے جان نکلتی ہے۔ حالانکہ دنیا میں جب بھی کوئی قیمتی چیز کسی کو ملے گی لوگ اسے اس سے چھیننے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساری عمر یہ کہتے رہے کہ اگر کوئی شخص تمہارے گال پر تھپڑ مارے تو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دو۔ لیکن دشمنوں نے اس شخص کی قوم پر بھی تلوار چلائی اور خود حفاظتی پر مجبور کردیا۔

حضور کا اسوہ

اسلام کتنا صلح کن مذہب ہے۔ مگر مسلمانوں کو حکومت ملی تو ان کے ملک کو تباہ کرنے کے لئے چاروں طرف سے دشمن کود پڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں بنی نوع انسان کی محبت اس قدر استوار تھی کہ گو لڑائی میں سب سے زیادہ بہادر سمجھے جاتے تھے مگر آپ دشمن کو اپنے ہاتھ سے مارتے نہیں تھے۔ صرف لوگوں کو ہدائتیں دیتے تھے کہ اس اس طرح لڑائی کرو۔ گویا آپ کا دل نہیں چاہتا تھا کہ لڑائی کریں لیکن چونکہ دشمن نے آپ کو لڑنے پر مجبور کردیا اس لئے آپؐ کو بھی اس کے مقابلہ نکلنا پڑا۔ صرف ایک دفعہ ایک دشمن نے اصرار کیا کہ آپؐ اس سے لڑائی کریں اور آپؐ اس کے مجبور کرنے پر اس کے مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر بعض دفعہ ایمان کے ساتھ محبت مل کر ایک عجیب مضحکہ خیز مثال پیدا کردیتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری اور جرأت کا حال سب کو معلوم تھا۔ مگر ایک لڑائی میں جب کفار کا ایک جرنیل مقابلہ کے لئے نکلا اور اس نے چیلنج کیا کہ محمد رسول اللہ صلعم ہی میرے مقابلہ کے لئے نکلیں تو صحابہؓ آپؐ کے گرد اکٹھے ہو گئے کہ آپؐ کی حفاظت کریں۔ حالانکہ آپؐ ان سے زیادہ بہادر تھے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا:۔

"رستہ چھوڑدو اور اسے آنے دو۔"

اور جب وہ آگے بڑھا اور اس نے حملہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے وار کو روک کر اپنا نیزہ لمبا کر کے محض اس کے جسم کو چھوا۔ اور وہ اسی وقت واپس لوٹ گیا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ تم اتنے بہادر تھے مگر آج تم نے کیا کیا کہ تیرہ ادھر تمہارے جسم سے چھوا۔ اور ادھر تم واپس لوٹ آئے۔ اس نے کہا۔ تمہیں حقیقت نہیں معلوم۔ تمہیں یہی نظر آرہا ہے کہ وہ نیزہ میرے جسم سے چھوا ہے۔ تم مجھ سے پوچھو جس کے نیزہ لگا ہے۔

مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا جہان کی ساری آگ میرے جسم میں بھردی گئی ہے۔

یہ ایک معجزہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا مگر بہرحال اس سے ظاہر ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی سے نفرت کرتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ کو لڑنا پڑا۔ پس یہ خیال کرنا کہ ہم محبت اور پیار سے تبلیغ کرنے والے ہیں۔ ہمارے ساتھ کسی نے کیا لڑنا ہے یا یہ کہ ہمارا ملک صلح پسند ہے اس پر کسی نے کیا حملہ کرنا ہے۔ محض جہالت ہے اور ہمارا فرض ہے کہ

"ہم ہروقت اپنے آپ کو تیار رکھیں اور فوجی ٹریننگ حاصل کریں تاکہ وقت پر اپنے ملک کی حفاظت کرسکیں۔

تاکہ جب کسی جہاد کا موقع آئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے۔ کہ من قتل دون مالہ وعرضہ فھو شہید ہمیں اپنے ملک اپنے احوال اور اپنی عزتوں کی حفاظت کے لئے قربانی کرنی پڑے۔ تو ہم اس میدان میں بھی سب سے بہتر نمونہ دکھانے والے ہوں (تاریخوں میں لکھا ہے کہ ایک لڑائی کے موقع پر مسلمانوں کی طرف سے ایک شخص کفار پر حملہ آور ہوا۔ اور اس نے ایسی بے جگری سے لڑائی کی اور اس طرح کفار کو تہ تیغ کرنا شروع کیا کہ مسلمان اسے دیکھ کر بے اختیار کہتے کہ خدا اس کو جزائے خیر دے یہ اسلام کی کتنی بڑی خدمت انجام دے رہا ہے مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اگر کسی شخص نے اس دنیا کے پردے پر دوزخی دیکھنا ہو تو اس شخص کو دیکھ لے۔

اسلام کے لئے نہیں

جب رسول کریمؐ نے یہ بات فرمائی تو صحابہؓ سخت حیران ہوئے کہ اتنی بڑی قربانی کرنے والے اور بڑھ بڑھ کر حملہ کرنے والے کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کس طرح فرمادیا کہ اگر کسی نے اس دنیا کے پردہ پر کوئی دوزخی دیکھنا ہو تو وہ اسے دیکھ لے۔۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں میں نے کئی لوگوں کو اس قسم کی باتیں کرتے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمادیا اور میں نے سمجھا۔ ممکن ہے اس بعض لوگوں کو ٹھوکر لگے۔ چنانچہ میں نے قسم کھائی کہ میں اس شخص کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا جب تک میں اس کا انجام نہ دیکھ لوں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ رہا یہاں تک کہ وہ لڑتے لڑتے زخمی ہوا۔ اور اسے لوگوں نے اٹھا کر ایک طرف لٹادیا۔ وہ درد کی شدت سے کراہتا تھا اور چیخیں مارتا تھا۔ صحابہؓ اس کے پاس پہنچتے اور کہتے "البشیر بالجنت"۔ "تجھے جنت کی بشارت ہو۔" اس پر انہیں وہ جواب میں کہتا "البشرونی بالنار"۔ مجھے جنت کی نہیں دوزخ کی خبردو اور پھر اس نے بتایا میں آج اسلام کی خاطر نہیں لڑا بلکہ اس لئے لڑا تھا کہ میرا ان لوگوں کے ساتھ پرانا بغض تھا۔

آخر وہ صحابیؓ کہتے ہیں اس نے زمین میں اپنا نیزہ گاڑا اور پیٹ کا دباؤ ڈال کر خودکشی کرلی۔ جب وہ مرگیا تو وہ صحابیؓ رسول کریم کی مجلس میں پہنچے اور انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ "میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ ایک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلعم اللہ کے رسول ہیں۔

آپؐ نے بھی جواب میں فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اس کا رسول ہوں۔۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔۔ تم نے یہ بات کیوں کہی ہے۔ اس نے کہا" "یا رسول اللہ آپ نے فلاں شخص کے متعلق یہ بات کہی تھی اس پر بعض صحابہ کے دل میں یہ شبہ پیدا ہوا کہ اتنے بڑے نیک انسان کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہہ دیا ہے مگر میں نے کہا۔ خدا کے رسول کی بات جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ اور میں نے قسم کھائی کہ میں اس کا پیچھا نہ چھوڑوں گا جب تک اس کا انجام نہ دیکھ لوں۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ ساتھ رہا اور آخر وہ خودکشی کرکے مرگیا۔۔ تو بے دین لوگ بھی ملک کی خاطر۔ حمیت کی خاطر۔ اور جاہلیت کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں کیا کرتے ہیں۔ پس جان اتنی قیمتی چیز نہیں کہ اسے اس طرح سنبھال سنبھال کرر کھاجائے۔

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حافظ مظفر احمد

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

نام ونسب

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے فرزند تھے۔ زید رضی اللہ عنہ یمن کے معزز قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے انہیں غلام بنا کر عرب کے مشہور میلہ عکاظ میں بیچا گیا حضرت حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے خریدا اور ام المومنین نے شادی کے بعد زید رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا

قبول اسلام اور محبت

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ غلاموں میں سے سب سے پہلے اسلام لائے جب ان کے والدین انہیں تلاش کرتے کرتے مکہ پہنچے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ زید رضی اللہ عنہ کو گھر جانے کی اجازت دی جائے تو آپؐ نے زید رضی اللہ عنہ کو بلا کر اختیار دیا کہ چاہو تو والدین کے ساتھ چلے جاؤ اور چاہو تو میرے پاس رہو۔ زید رضی اللہ عنہ کا دل رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو چکا تھا۔ بے اختیار بول اٹھے خدا کی قسم میں آپؐ پر ہرگز کسی کو ترجیح نہیں دونگا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آزاد کر دیا بلکہ انہیں اپنا منہ بولا بیٹا (لے پالک) بنالیا۔ اور آپ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بجائے زید بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہلانے لگے۔ (-) کے نازل ہونے پر آپ کو پھر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہا جانے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اے زید رضی اللہ عنہ تو ہمارا بھائی اور آزاد کردہ ہے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کی کنیز تھیں نام برکہ تھا ام ایمن کی کنیت سے مشہور تھیں۔ انہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کا شرف بھی حاصل تھا۔ اور یوں آپ ایمن اور اسامہ رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ یثرب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال ملنے تشریف لے گئیں تو ام ایمنؓ ساتھ تھیں۔ اسی سفر میں واپسی پر ابواء کے مقام پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو حضرت ام ایمن نے ہی اس یتیم لیکن عظیم الشان بچے کو مکہ میں لا کر ان کے دادا حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام ایمن کو اماں کہہ کر پکارتے تھے۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص جنتی عورت سے شادی کرنا چاہے تو ام ایمن سے کرلے۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو ان کے ساتھ نکاح کر لیا پھر انہی کے بطن سے اسامہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے یہ سارا خاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منظور نظر تھا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ کی خوش قسمتی ملاحظہ ہو کہ دونوں کو حب رسول کا لقب دربار نبوی سے ملا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو محمد اور ابو زید بھی مشہور تھی۔

غلام زادے سے محبت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسامہ رضی اللہ عنہ سے خاص محبت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسامہ رضی اللہ عنہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ سوائے (میری بیٹی) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حضرتؓ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔

اسامہ رضی اللہ عنہ ہمارے دروازے کی دہلیز پر ٹھوکر کھا کر گر پڑے چوٹ آئی۔ خون پھوٹ پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خون صاف کرنے کو فرمایا۔ میں نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور کراہت محسوس کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بوسہ دیا اور خود اپنے ہاتھ سے خون صاف کیا اور فرمایا اگر اسامہ لڑکی ہوتی تو اسے عمدہ پوشاک اور لباس پہناتا اور زیور سے آراستہ کرتا۔ غالباً یہ اس کے بعد کا واقعہ ہوگا جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کا ناک صاف کرنا چاہا۔ میں نے عرض کی حضور ﷺ چھوڑیئے میں کر دیتی ہوں فرمایا عائشہ اسامہ سے محبت کیا کرو میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔

خود اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اور حضرت حسین علیہ السلام کو دونوں رانوں پر بٹھا لیتے اور فرماتے

"اے اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں" لیکن یہ محبت محض للہ تھی۔ کبھی احکام الٰہی میں روک نہیں بنی۔ چنانچہ ایک دفعہ قبیلہ مخزوم کی ایک معزز عورت نے چوری کی اس کی شرعی سزا ہاتھ کاٹنا تھی۔ جو قبیلہ کے لئے بے عزتی کا باعث تھی۔ لوگوں نے سوچا کہ حضور ﷺ سے کون سفارش کرے۔ بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ وہ رسول خدا ﷺ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں۔

چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت درجہ عدل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسامہ رضی اللہ عنہ کو ڈانٹ دیا فرمایا اسامہ کیا تو اللہ کی حدود کے بارے میں سفارش کرتا ہے۔ اگر اس عورت کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا"۔

دینی خدمات

حضرت زید رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں رومی سرحد پر شہید ہو گئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے قبل رومیوں کے مقابلہ کے لئے جو لشکر تیار کیا اس کا امیر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ اس لشکر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے کبار صحابہ بھی شامل تھے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ اس وقت اٹھارہ برس کے تھے اس لشکر کا پڑاؤ جرف مقام پر تھا (جو مدینہ کے قریب ہی ہے۔) حضور بیمار ہو گئے اور یہی بیماری مرض الموت ثابت ہوئی۔ چنانچہ حضورؐ کی علالت کے پیش نظر یہ لشکر روک دیا گیا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ جرف سے ملاقات کو آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے۔ بات نہ کرتے تھے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

جب میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ مجھ پر رکھے اور پھر دونوں ہاتھ اٹھائے میں جانتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرما رہے تھے۔ (پاک ہے اللہ کی ذات) آقا کی غلام پر شفقت کا یہ عجیب عالم ہے کہ مرض الموت میں بھی اس یتیم بچہ کے لئے دعا گو ہیں۔ دراصل یہ آپؐ کی طبعی محبت کا اظہار تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ کی شہادت پر اسامہ رضی اللہ عنہ کی بہن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روتے دیکھا تو آپؐ بھی رو پڑے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی "حضورؐ یہ کیا" فرمایا یہ جذبہ محبت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کم سن تھے تاہم آپ کو بھی بعض لڑائیوں میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ چنانچہ آپ کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ کہ ایک لڑائی کے موقعہ پر ایک کافر سامنے آیا۔ جب اسامہ رضی اللہ عنہ وار کرنے لگے تو اس نے کلمہ شہادت پڑھ دیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ کہ موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس واقعہ کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کیا اس شخص کے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد تو نے اسے قتل کر دیا۔ میں نے عرض کی کہ حضور اس نے تو محض بچنے کی خاطر کلمہ پڑھا تھا۔ فرمایا کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ اور پھر فرمایا کیا تو نے اسے کلمہ شہادت پڑھنے کے باوجود اسے قتل کر دیا۔

اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ (ناراضگی کے عالم میں) اتنی بار دہرایا کہ میں نے چاہا کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوتا۔ آج اسلام لاتا تو یہ غلطی سرزد نہ ہوتی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ناراضگی سے بچ جاتا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عزم کر لیا کہ آئندہ کبھی کسی شخص کو جو لا الہ اللہ کہے قتل نہیں کروں گا۔ اسی لئے آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے میں ان کے ساتھ جنگوں میں شامل نہ ہوئے اور یہی وجہ پیش کی کہ مبادا جنگ میں کسی کلمہ پڑھنے والے شخص کو قتل نہ کر ڈالوں۔

آپ نے ایام فتن دیکھے لیکن فتنوں سے دست کش رہے اور یہ زمانہ الگ تھلگ گزارا۔ علی بن خشرم کہتے ہیں کہ میں نے امام وکیع سے پوچھا کہ فتنہ میں کون محفوظ رہا تو فرمانے لگے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے جو معروف لوگ فتنہ سے محفوظ رہے وہ چار ہیں۔ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے کمسن اور غلام کا لڑکا ہونے کی وجہ سے ان کی امارت پر اعتراض کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

تم اسامہ پر عیب لگاتے ہو اور اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو۔ اور اس سے پہلے تم نے اس کے باپ کے بارے میں بھی ایسا ہی کیا تھا۔ حالانکہ وہ امارت کا اہل تھا۔

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

بوسنیا میں امن کا معاہدہ

بوسنیا میں قیام امن کا جو معاہدہ طے پایا ہے اس کے متعلق بوسنیا کے مسلمانوں کا خیال ہے کہ یہ ان لوگوں کو تحفہ کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جنہوں نے بوسنیا کے مسلمانوں پر ظلم و تشدد کیا ہے بوسنیا کے مسلمانوں کی جو زمینیں سربیا کے لوگوں نے ہتھیالی ہیں وہ سربیا کے پاس ہی رہنے دی جا رہی ہیں اور اس طرح اس معاہدے کا زیادہ تر حصہ سربیا کے ہی حق میں ہے بوسنیا کے مسلمانوں کی پارلیمنٹ نے اس معاہدے کو مسترد کر دیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ سارے بوسنیا کی پارلیمنٹ جس میں مختلف قومیتیں شامل ہیں نے بھی اس معاہدے کو قبول نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ معاہدہ تیار کیا ہے اب بوسنیا کے مسلمانوں کو ان کی ہمدردیوں سے بھی محروم ہونا پڑے گا۔ یہ بیچارے پہلے ہی ایسی مشکلات سے دو چار ہیں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہیں ہے اور اگر وہ لوگ جنہوں نے قیام امن کے لئے کوششیں کی ہیں اب وہ کسی نہ کسی طرح چاہتے ہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام بھی رکے اور انہیں ترک وطن پر بھی مجبور نہ کیا جائے انہیں اس بات سے مایوسی ہوگی کہ ان کا تیار کردہ معاہدہ بوسنیا کے مسلمانوں نے منظور نہیں کیا اور ان کی ہمدردیاں کم ہو جانے کی وجہ سے بوسنیا کے مسلمانوں پر مزید مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے جیسا کہ پہلے بھی کئی دفعہ یہ بات بیان کی جا چکی ہے۔ بوسنیا کے مسلمان اس بات کے خواہش مند ہیں اور شدت کے ساتھ مطالبہ کرتے ہیں کہ انہیں اسلحہ خریدنے کی اجازت دی جائے۔ عالمی برادری میں مسلمان ممالک کی طرف اس لئے نظریں لگی ہوئی ہیں کہ اگر بوسنیا کے مسلمان از خود اسلحہ نہیں خرید سکے تو کم از کم یہ مسلمان ادارے ان کی مدد کریں گزشتہ روز ایران نے یہ پیش کش کی تھی کہ وہ دس ہزار افراد کی نفری وہاں بھیجنے کے لئے تیار ہے لیکن امریکہ نے اس پیش کش کو یہ کہہ کر رد کر دیا کہ ایرانیوں کے بوسنیا میں آجانے سے وہاں اسلامی بنیاد پرستی کی حوصلہ افزائی ہوگی اور اس طرح یہ جنگ قریب سے قریب تر ہوتی چلی جائے گی۔

پاکستان کو چینی میزائل

کچھ عرصہ سے امریکہ اور چین کا آپس میں جھگڑا اچل رہا ہے۔ امریکہ یہ شکایت پیش کرتا ہے کہ چین معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان کو میزائلز فراہم کر رہا ہے۔ چین کا کہنا ہے کہ وہ کسی معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کر رہا اور حقیقت میں پاکستان کو میزائلز بھی فروخت نہیں کئے جا رہے گزشتہ روز امریکہ کے وزیر خارجہ وارن کرسٹوفر کی چینی وزیر خارجہ سے ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے بتایا کہ اگلے ماہ امریکی صدر اور چینی صدر آپس میں ملاقات کریں گے۔ اور اس ملاقات کے دوران ایک اہم موضوع جو زیر بحث آئے گا وہ پاکستان کو میزائلز فروخت کرنے کا ہوگا۔ امریکہ نے اس سلسلے میں چین کو خاصے سخت الفاظ میں دھمکیاں دی ہیں کہ اگر اس نے میزائلز فروخت کرنے بند نہ کئے تو امریکہ اور چین کے تعلقات ایک دفعہ پھر خراب ہو جائیں گے۔

اگرچہ امریکہ کی خواہش تو یہی ہے کہ ان دونوں ملکوں کے تعلقات استوار رہیں لیکن امریکہ کا کہنا ہے کہ وہ اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس علاقے میں اس قسم کی کارروائیاں کر کے نیوکلیائی ہتھیاروں کو فروغ دیا جائے اور حالت کو بے قابو کرنے سامان کئے جائیں۔ کلنٹن اور چین کے صدر کی ملاقات میں امید ہے کہ چین اپنے موقف کو ایسے رنگ میں واضح کر سکے گا کہ امریکہ کو کوئی شکایت باقی نہ رہے۔ امریکہ کے سرکاری افسروں کا کہنا ہے کہ اگرچہ یہ میٹنگ کئی اور پہلوؤں سے بھی اہم ہے لیکن اس کی زیادہ تر اہمیت اسی بات کی وجہ سے ہے کہ اس موقعہ پر پاکستان کو فروخت کئے جانے والے میزائلز کا معاملہ اٹھایا جائے۔

اولمپک ۲۰۰۰ء

عالمی اولمپک کمیٹی نے مناکو میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ ۲۰۰۰ء کے اولمپک سڈنی آسٹریلیا میں منعقد کئے جائیں۔ آسٹریلیا کے علاوہ بیجنگ' برلن' استنبول اور مانچسٹر بھی اس فہرست میں شامل تھے جن میں سے کسی ایک مقام کو اولمپک کے لئے منتخب کرنا تھا۔ اور چونکہ اولمپک صرف ایک ہی جگہ پر منعقد ہوتے ہیں اس لئے ان میں سے ایک کا انتخاب کیا گیا اور وہ ہے آسٹریلیا کا ملک اور سڈنی کا شہر۔ عالمی اولمپک کمیٹی کے صدر جو آن انتونیو سماراک نے فیصلے کا اعلان کرنے سے پہلے کہا' اور شائد اس میں مزاح کا رنگ موجود تھا کہ مجھے افسوس ہے کہ صرف ایک شہر نے بازی جیتی ہے سڈنی کے نمائندے خوشی سے اچھل پڑے اور کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک دوسرے کو گلے لگا کر اپنی محبت اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے کہا جاتا تھا کہ شائد بیجنگ یہ بازی جیت لے گا لیکن وہ ایسا نہیں کر سکا چنانچہ جب فیصلے کا اعلان کیا گیا تو بیجنگ نے نہایت کمزور تالیاں بجائیں۔ اس سے قبل آسٹریلیا نے ملبورن میں ۱۹۵۶ء کے اولمپکس منعقد کروائے تھے۔

روس کا بحران

اگرچہ ماسکو کی پارلیمنٹ میں مزاحمتی اراکین کی تعداد پہلے سے تو کم ہو گئی ہے لیکن ابھی ان کی مزاحمت ٹوٹی نہیں۔ پارلیمنٹ کے باہر پولیس کا پہرا ہے اور روس کے صدر یلسن بار بار یہ دھمکی دے چکے ہیں کہ اگر پارلیمنٹ کی عمارت خالی نہ کی گئی تو اس کے اندر موجود مزاحمت کرنے والوں کو سزا دی جا سکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ مسئلہ کسی طرح بھی حل نہیں ہو رہا تھا۔ اس لئے اب دونوں فریق اپنے نمائندوں کے ذریعے گفت و شنید میں مصروف ہیں۔ کہتے ہیں کہ روس کے آرتھوڈکس چرچ نے اس گفت و شنید کا آغاز کرنے میں خاصا اہم کردار ادا کیا ہے۔ یلسن کا کہنا ہے کہ جب یہ لوگ پارلیمنٹ کے اندر سے نکل جائیں گے تو پارلیمنٹ کسی اور جگہ منتقل کر دی جائے گی۔ یعنی وہ اپنے صدر دفتر کو بھی کسی اور جگہ لے جائیں گے مزاحمتی لوگوں کی رہنمائی رسکوئی کر رہے ہیں جو اس سے پہلے روسی صدر کے نائب تھے۔ بعد ازاں ان کا یلسن سے اختلاف پیدا ہوا اور انہوں نے از خود اپنے آپ کو صدر مقرر کر لیا اور اس بات کا اعلان کر دیا کہ یلسن اب صدر نہیں رہے ان کے احکام نہ مانے جائیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس کشمکش کے دوران بھی یلسن کا ہاتھ بالا ہے۔ بیرونی دنیا کے سیاسی زعماء بھی یلسن ہی کا ساتھ دے رہے ہیں۔ چنانچہ صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ نہ صرف یہ کہ یلسن کے ساتھ ہیں بلکہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ یلسن اس طوفان میں صحیح سلامت نکل آئیں گے۔ اور انہیں بالادستی حاصل رہے گی۔ ہندوستان سرکاری خبروں کے مطابق اس بات پر نظر رکھ رہا ہے کہ کون جیتتا ہے اور کون ہارتا ہے۔ پاکستان نے کہا ہے وہ روس کے حالات پر نظر رکھ رہے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نہ ایک طرف ہیں نہ دوسری طرف۔ بلکہ وہ اسے روس کا اندرونی مسئلہ سمجھ کر روسیوں پر ہی چھوڑ رہے ہیں کہ وہ جس طرح چاہیں اس کا فیصلہ کر لیں اور جب اس کا فیصلہ ہو جائے گا۔ تو جس شخص کو بھی بالادستی حاصل ہوگی پاکستان یقیناً اسی کا ساتھ دے گا۔

عام طور پر ہوتا بھی ایسا ہی ہے کہ اندرونی مسائل میں دخل دینا مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اور ملک کے باشندوں پر یہ بات چھوڑ دی جاتی ہے کہ ان کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

کشمیر/اقوام متحدہ

وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے گزشتہ روز ہفتہ وار پریس بریفنگ کے موقعہ پر کہا کہ پاکستان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جو کچھ کشمیر کے لئے کیا ہے اس سے اس مسئلے میں دلچسپی خاصی بڑھ گئی ہے۔ یہ کہتے ہوئے ان کا اشارہ خاص طور پر صدر امریکہ بل کلنٹن کی طرف تھا جنہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پہلی بار یہ بات کھل کر کہی کہ کشمیر ایک ایسا علاقہ ہے جہاں خونریزی ہو رہی ہے اور اس خونریزی کا تعلق نسلی اور مذہبی امتیازات سے ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ اقوام متحدہ میں امریکہ کے کسی چیف ایگزیکٹو نے اس طرح کشمیر کا ذکر کیا ہو۔ وزارت خارجہ کے نمائندے نے یہ بھی کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے جو سالانہ رپورٹ جنرل اسمبلی میں پیش کی ہے اسے بھی ہم سراہتے ہیں۔ اس میں بھی کشمیر کے مسئلے کا ذکر ہے۔ گزشتہ ۲۵ سال میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اقوام متحدہ کے کسی سیکرٹری جنرل نے اپنی رپورٹ میں کشمیر کا ذکر کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے نمائندے نے کسی قدر تفصیل سے بتایا کہ پاکستان نے اس سلسلے میں کس طرح اقوام متحدہ سے تعلق رکھنے والے نمائندوں کو کشمیر کے متعلق بریفنگ دی ہے۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ پاکستان اس سلسلے میں ہندوستان کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی میڈیا نے یہ غلط بات پاکستان کی طرف منسوب کی ہے۔ حال ہی میں ہندوستانی پریس نے کہا تھا کہ ان کی حکومت نے پاکستان کو دعوت دی ہے کہ ہندوستان کے ساتھ کشمیر کے مسئلے پر گفت و شنید کرے لیکن پاکستان نے تردد کا اظہار کیا۔ نمائندہ موصوف نے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ہندوستان نے یہ دعوت ہندوستانی اخبارات کو دی ہو۔ انہیں تو نہیں دی۔ پاکستان نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ ہندوستان کے ساتھ سنجیدگی کے ساتھ گفت و شنید کی جائے تاکہ اس علاقے کی کشمکش کو کم کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

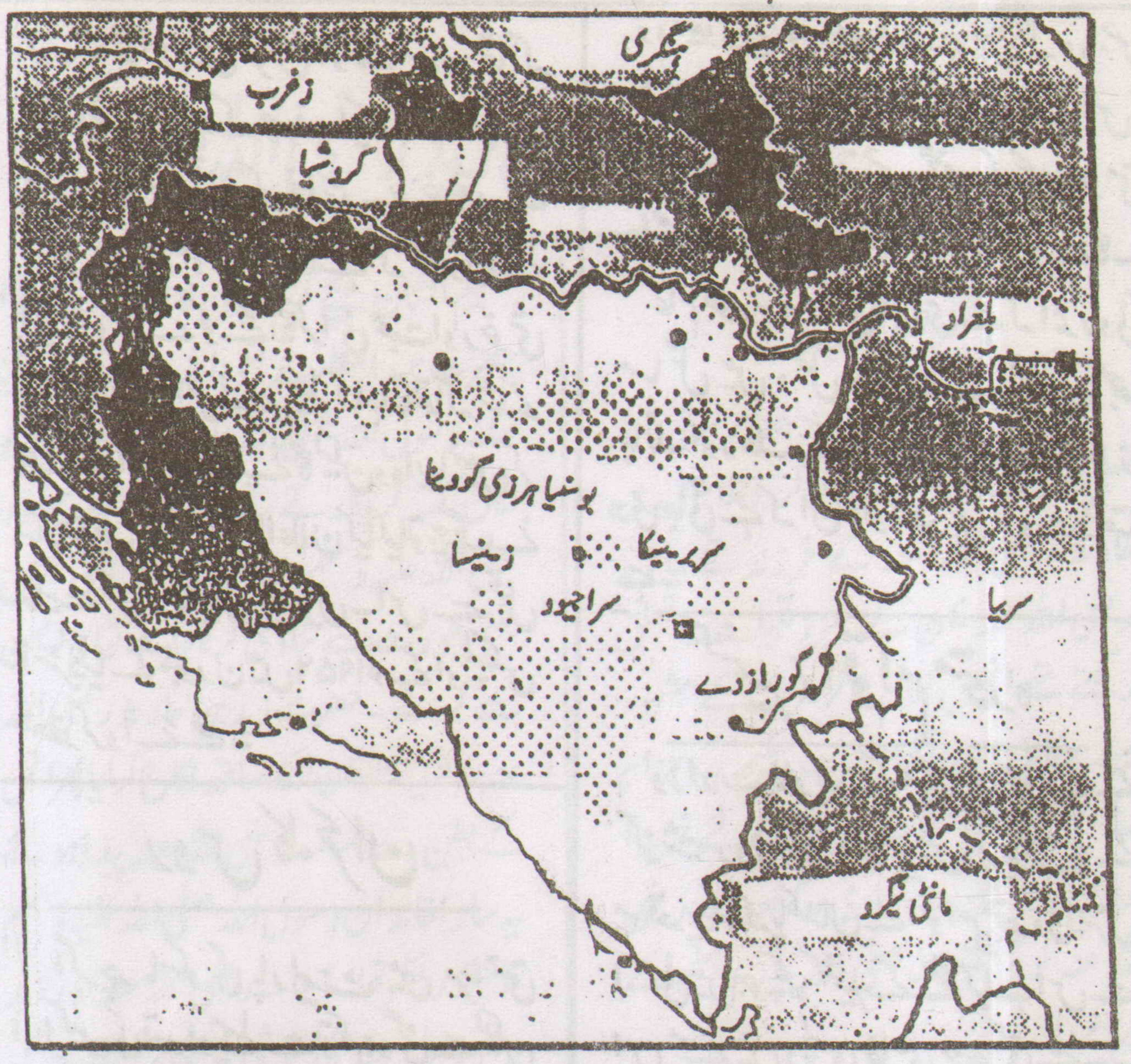

بوسنیا ہرزی گووینا سابق یوگوسلاویہ کا ایک حصہ تھا۔ اور یوگوسلاویہ میں شامل ہونے سے پہلے ترکی کا ایک صوبہ تھا اور جنگ ہائے بلقان کا میدان جنگ بھی رہا تھا۔ اب یہ علاقہ عرصہ قریباً ڈیڑھ سال سے بوسنیائی مسلمانوں اور سربوں کے درمیان جنگ کا میدان بنا ہوا ہے۔ ایک طرف بوسنیا کے مسلمان دربدر ہیں دوسری طرف بوسنیا میں واقع مسلمان حکومت کے اراکین میں پھوٹ پڑنے کی خبر ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس علاقے کو امن و سلامتی بخشے اور تکلیف میں مبتلا ہزاروں لوگوں کو سکون عطا کرے۔

بقیہ : ص ۳

لیکن جب سینکڑوں سال کی غلامی کے بعد آزادی ملے اور سینکڑوں سال کے بعد کسی کو اس بات کے آثار نظر آنے لگیں کہ خدا تعالیٰ پھر اسلام کی سربلندی کے مواقع بہم پہنچا رہا ہے تو اس وقت بھی اپنے حالات میں تغیر پیدا کرنا۔ اور غلامی کے احساسات کو قائم رکھنا خطرناک بات ہے۔

ہم تو انگریزوں کے زمانے میں بھی یہی کہا کرتے تھے کہ غلامی اور چیز ہے۔ اور اطاعت اور چیز۔ جب گاندھی کہتا کہ کب تک انگریزوں کے غلام رہیں گے۔ تو میں ہمیشہ اس کے جواب میں یہ کہا کرتا تھا کہ میں تو انگریزوں کا غلام نہیں۔ میری ضمیر خدا تعالیٰ کے فضل سے اب بھی آزاد ہے۔ اور اگر مجھے جائز رنگ میں ان کا مقابلہ کرنا پڑے تو میں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ تو غرض غلامی کے غلط اور گندے احساسات اس وقت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے اندر نہیں تھے۔ لیکن دوسرے لوگ اگر اب بھی انہی احساسات کو لئے چلے جائیں اور یہ نہ سمجھیں کہ آئندہ ان پر کیا ذمہ داری آنے والی ہے۔ تو یہ بالکل تباہی والی بات ہو گی۔ جسے اب قطعی طور پر برداشت نہیں کیا جا سکتا۔"

وطنی اور غیر حکومت میں فرق

اپنے اسی موثر و دلپذیر خطاب کے آخر میں حضرت امام جماعت نے فرمایا:۔

"اب یہاں تمہاری وطنی حکومت ہے اور وطنی حکومت اور غیر حکومت میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ ہمارے اصول کے مطابق تو غیر حکومت جو امن دے رہی ہو۔ اس کی مدد کرنا بھی ضروری ہوتا ہے اور وطنی حکومت کی مدد کرنا تو اس حدیث کے ماتحت آتا ہے۔ کہ ۔۔ من قتل دون مالہ و عرضہ فھو شھید"

جو شخص اپنے مال اور اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہوتا ہے۔ یہ شہادت چاہے اتنی شاندار نہ ہو جتنی دینی جہاد میں جان دینے والے کی شہادت ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال یہ ایک شہادت ضرور ہے۔ اور انسان جتنا بھی ثواب حاصل کر سکے اسے ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ایک کرنل نے سنایا کہ کشمیر میں ایک بڑا سخت مورچہ تھا۔ مہاراجہ کشمیر کا اس کے متعلق یہ اعلان تھا کہ یہ مورچہ چھ مہینے تک فتح نہیں ہو سکتا۔ یہ ان کی ایک خاندانی جگہ تھی۔ جسے انہوں نے قلعہ بنایا ہوا تھا اس نے بتایا کہ ہمیں حکم ہوا کہ پٹھانوں کو آگے بھیجو۔ اس وقت کابل کی طرف سے پیوندے آئے ہوئے تھے۔ فوجی افسر نے انہیں اپنے ساتھ لے کر نقشوں سے بتانا شروع کیا کہ فلاں جگہ سے رستہ گذرتا ہے فلاں جگہ نالہ ہے۔ فلاں رستہ بڑا خطرناک ہے۔ کیونکہ وہاں دشمن مائینز بچھائی ہوئی ہیں۔ پہلے اس طرف جانا۔ پھر پہاڑی کی طرف چلے جانا۔ پھر اس نالے کو عبور کرنا۔ وہ گھبرائیں کہ یہ اپنی بات کو ختم کیوں نہیں کرتا اور یہ بتاتا کیوں نہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے جب وہ بات کر چکا تو انہوں نے کہا

تم صرف اتنا بتاؤ کہ ہم نے کرنا کیا ہے؟۔۔ اس نے کہا فلاں قلعہ پر قبضہ کرنا ہے انہوں نے کہا بس اتنی سی بات تھی۔ تم نے خواہ مخواہ ہمارا اتنا وقت ضائع کیا۔ اور وہ سیدھے چل پڑے۔

اس کے بعد وہ سیدھے اس قلعہ کی طرف چل پڑے۔ پندرہ بیس گز گئے تھے کہ دشمن کو علم ہو گیا اور اس نے فائرنگ شروع کر دی اور ان کے چالیس پچاس آدمی وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اس پر انہوں نے ان لاشوں کی اوٹ میں آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ پھر کچھ اور مرے۔ تو انہوں نے ان لاشوں کو آگے رکھ لیا۔ اسی طرح وہ اپنی لاشوں ہی کو پناہ بناتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور جس قلعہ کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ وہ مہینے تک فتح نہیں ہو سکتا۔ اس قلعہ پر شام کے وقت ہمارا جھنڈا لہرا رہا تھا۔

اس کرنل نے بتایا۔ کہ وہ اس دلیری سے آگے بڑھے کہ ہمیں دیکھ کر حیرت آئی تھی۔ ہم ان سے کہتے کہ دشمن سے چھو تو وہ ناچنے لگ جاتے اور کہتے کہ ہم تو حملہ سے پہلے ناچا کرتے ہیں۔

قربانیاں دینی پڑیں گی

یہ دنیوی چیزیں ہیں جو ایمان کے نہ ہوتے ہوئے بھی مختلف قوموں میں پائی جاتی ہیں۔ اگر یہ پہلی چیزیں ہی ہمارے اندر نہیں پائی جاتیں۔ تو اگلی خوبیاں ہم میں کہاں ہو سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ دنیا دار لوگ جتنی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ ایک چھوٹا پیمانہ ہوتا ہے جس کو دیکھتے ہوئے مومن اپنی آئندہ ترقی کی عمارت تیار کرتا ہے۔ اگر نئی عمارت بنانے کی بجائے ہم اس پیمانہ کی قربانیاں بھی کریں جس پیمانہ کی قربانیاں عام دنیا دار لوگ کیا کرتے ہیں تو ہم سے زیادہ اپنے دعووں میں جھوٹا اور کون ہو سکتا ہے۔ پس اب یہ غفلت زیادہ دیر تک برداشت نہیں کی جا سکتی۔ دنیا میں کبھی بھی مذہب نے قربانیوں کے بغیر ترقی نہیں کی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ تم کو وہ تکلیفیں نہیں پہنچیں گی جو پہلے لوگوں کو پہنچی ہیں۔ اگر تم ایسا خیال کرتے ہو تو یہ تمہاری غلطی ہے۔

(لاہور ۵۔ جون ۱۹۹۳ء)

بقیہ : ص ۴

اور تمام لوگوں سے زیادہ وہ مجھے محبوب تھا۔ اور اب اس کا یہ بیٹا اس کے بعد مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔ پس اس کے بارہ میں میرے حکم کو قبول کرو وہ تمہارے بہترین لوگوں میں سے ہے۔

نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں لشکر کی روانگی کی وصیت فرمائی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ اول نے لشکر روانہ کرنے کے بارہ میں مشورہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے پیش کی کہ ان نازک حالات میں جب کہ نو مسلم مرتد ہو چکے ہیں اور بہتیرے زکوٰۃ سے منکر ہیں اندرونی انتشار کو فرو کرنے کے بعد یہ لشکر روانہ کیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نہایت جلال سے فرمایا "خدا کی قسم اگر مدینہ کی گلیوں میں کتے عورتوں کو گھسیٹتے پھریں تو بھی اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو نہیں روکوں گا۔ کیا قحافہ کا بیٹا خلیفہ بنتے ہی پہلا کام یہ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم کردہ لشکر روک دے۔

چنانچہ ان نازک حالات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کو روانہ فرما دیا۔ آپ شہر کے باہر تک الوداع کرنے ساتھ گئے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سوار تھے اور خلیفتہ الرسول حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا اگر مناسب سمجھو تو عمر رضی اللہ عنہ کو میری مدد کے لئے پیچھے چھوڑ جاؤ۔ چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بخوشی اجازت دے دی۔ اسی موقعہ پر بعض لوگوں نے پھر اسامہ رضی اللہ عنہ کی امارت پر اعتراض کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ امیر لشکر کسی تجربہ کار شخص کو بنایا جائے۔ جبکہ لشکر میں بے شمار تجربہ کار موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے قائد مقرر کیا تھا وہی اس لشکر کا قائد ہو گا۔

علمی خدمات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی عمر رضی اللہ عنہ اٹھارہ بیس سال تھی آپ نے براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت کی ہیں اور اپنے والد زید بن حارثہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضی اللہ عنہ اور والدہ ام ایمن سے بھی۔ اور آپ کے دو بیٹے حسن اور محمدؒ کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ 'ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ' حسن بصری رضی اللہ عنہ' عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ 'ابو عثمان الہندی رضی اللہ عنہ وغیرھم روایت کرتے ہیں کہ آپ کا سینہ اقوال النبی ﷺ کا خزینہ تھا۔ بڑے بڑے صحابہ کو جس بات پر شک ہوتا آپ کی طرف رجوع کرتے۔ آخری عمر میں آپ دمشق کی ایک بستی مزہ میں کچھ عرصہ سکونت پذیر رہے پھر وادی القریٰ کچھ عرصہ ٹھہرے آخر میں مدینہ تشریف لائے۔ اور حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جرف کے مقام پر ۵۴ ہجری میں قریب ۶۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا بعض کے نزدیک آپ کا سن وفات ۵۸ ہجری ہے۔ جب کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت تھا۔ آپ کا جنازہ مدینہ لایا گیا اور یہیں دفن ہوئے۔

شذرات

نسلی امتیاز

انگلستان کا نام تو نہیں لیا گیا لیکن پاکستان نے عالمی برادری سے گذشتہ روز کہا کہ نسلی امتیاز کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ایسی سوسائٹیوں میں ابھی تک پایا جاتا ہے جہاں ذات پات کا اثر چلتا ہے۔ ذات پات کی وجہ سے امتیاز برتنا یہ ایک قسم کی نسلی امتیازی پالیسی کا سلوک ہے۔ یہ بات پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی سماجی کمیٹی سے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس معاملے کو ایک لمبے عرصے تک ملتوی رکھا جاتا رہا ہے۔ اب دیانت داری کے ساتھ اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے یہ بات ایک ایسی بحث میں کہی گئی جہاں نسلی امتیاز کا ذکر چل رہا تھا سفیر موصوف نے کہا کہ پاکستان اس ارادے پر مضبوطی سے قائم ہے کہ نسلی امتیاز خواہ کسی رنگ میں بھی سامنے آئے اس کے خلاف مستقلاً "جہاد کرنا چاہئے۔ پاکستان ان ریاستوں میں سے ایک ہے جس نے آغاز کار ہی میں عالمی کنونشن میں نسلی امتیاز کے ختم کرنے کے معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ پاکستانی سفیر نے کہا کہ جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کو دور کر کے جس جمہوریت کو وجود میں لایا جا رہا ہے وہ ہم سب کی پذیرائی کی

مستحق ہے یہ ملک کی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے لیکن دیکھا گیا ہے کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں ذات پات کی وجہ سے نسلی امتیاز ہی کی طرح کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عالمی برادری کو بہت سے کام کرنے ہیں۔ لیکن یہ ادارہ یعنی اقوام متحدہ کئی جگہوں پر جہاں ظلم روا رکھا جا رہا ہے حالات درست کرنے میں ناکام رہا ہے۔ اس کی ایک مثال بوسنیا ہرزے گووینا ہے۔ مغربی یورپ میں بھی نسلی امتیاز موجود ہے اور بعض علاقوں میں ان لوگوں کے خلاف جو دیگر ممالک سے کاروبار کے لئے آتے ہیں یہ زیادہ اجاگر ہو کر سامنے آرہا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عالمی برادری نے کوششیں تو بہت کی ہیں۔ لیکن وہ پوری طرح کامیاب نہیں ہوئیں اور اس سلسلے میں مزید کوششوں کی ضرورت ہے۔

روس/انتخابات

روس کے صدر بورس یلسن چاہتے ہیں کہ ۱۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کو پارلیمنٹ کے انتخابات ہوں اور ۱۲۔ جون ۱۹۹۴ء کو صدر کا انتخاب کروایا جائے۔ اگرچہ انہوں نے پارلیمنٹ کے ممبروں کی بغاوت کو تو فرو کر دیا ہے اور ان کے سرکردہ افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ بلکہ ان میں سے ایک پر بغاوت کا الزام لگا کر مقدمہ شروع کرنے کے انتظامات شروع کر لئے ہیں لیکن ابھی ان کے قریبی لوگوں میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان کے بعض مددگاروں کی خواہش ہے کہ انتخابات کی تاریخیں بدلی جائیں۔ ٹوکیو میں ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر ان سے سوال کیا گیا کہ آپ کے بعض قریبی دوست چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ اور صدر کے انتخابات اکٹھے ہی ہوں۔ آپ کا اس سلسلے میں کیا ارادہ ہے۔ صدر یلسن نے جواب دیا کہ میں تو یہ انتخابات الگ الگ کرواؤں گا۔ آپ مجھے اس شخص کا نام بتائیں جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے آپ دیکھیں گے کہ میں اسے اپنا مددگار نہیں بناؤں گا۔ بلکہ انہوں نے اس بات کی بھی دھمکی دی کہ وہ جس عہدے پر بھی ہوگا اسے اس عہدے سے الگ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے فیصلہ کر لیا ہوا ہے کہ انتخابات دو مختلف تاریخوں پر ہوں گے۔ تاریخیں بھی بتادی

ہوئی ہیں اور اس کی مخالفت کرنے والے لوگوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ان کی صدارتی کونسل کے ایک ممبر جارجی سٹاروف نے گزشتہ روز کہا کہ اس بات کا امکان ہے کہ صدر یلسن اس بات پر آمادہ ہو جائیں گے کہ دونوں انتخابات اگلے سال مارچ کے مہینے میں کروائے جائیں اور ان کی مشاورتی کونسل کے افراد بھی یہی چاہتے ہیں ان کے ڈپٹی پرائم منسٹر نے صحافیوں کو بتایا کہ ان کی اپنی خواہش بھی یہی ہے کہ دونوں انتخابات اکٹھے ہوں اور یہ ۱۲۔ دسمبر کو منعقد کئے جائیں۔ یہ زیادہ بہتر ہے کہ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے اس قسم کے تمام جھگڑے نبٹا لئے جائیں۔ جو کچھ بھی حکومت نے اس سلسلے میں کرنا ہے یعنی جو نیا انتظامی ڈھانچہ تشکیل دینا ہے وہ جلد از جلد تکمیل پذیر ہو جانا چاہئے۔

کلنٹن کے خلاف بھارتی احتجاج

بھارت نے صدر امریکہ بل کلنٹن کے ان ریمارکس پر احتجاج کیا ہے کہ کشمیر ایسے خطوں میں شامل ہے جہاں نسلی خونریزی ہو رہی ہے اور جو سول وار کا شکار ہیں۔ منسٹر آف سٹیٹ برائے امور خارجہ سلمان خورشید نے کہا کہ ہم کلنٹن کی پہلی تقریر جو انہوں نے ۲۷۔ ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کی اس سے نہایت مایوس ہوئے ہیں۔ یہ نئی دہلی کا امریکہ کے صدر کے ریمارکس کے خلاف پہلا اظہار رائے تھا۔ خورشید جو نیویارک سے واپس آئے نے کہا کہ امید کی جاتی ہے کہ امریکہ پاکستانیوں کی کوششوں میں ان کی پشت پناہی نہیں کرے گا اور اس بات پر زور نہیں دے گا کہ اقوام متحدہ کے ریزولیوشن پر عمل درآمد کیا جائے۔ کلنٹن نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہم اس علاقے کو نیا امن دینے پر حیران ہیں۔ ہمیں یہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ وہاں پر بہت خطرات موجود ہیں۔ نسلی جھگڑے ہو رہے ہیں۔ مذہب کو بھی اس میں شامل کیا جا رہا ہے۔ اور یہ ساری باتیں انگولا سے caucasus کا کیسس تک اور کشمیر سے پھیلی ہوئی ہیں۔ اگرچہ انہوں نے اپنی اس تقریر میں زیادہ وضاحت تو نہیں کی لیکن کسی امریکی صدر کا یہ پہلا اظہار رائے تھا جس میں کشمیر کے جھگڑے کا ذکر کیا گیا۔ یعنی اسوقت

سے لیکر جب سرد جنگ ختم ہوئی ہے۔ اس تقریر کو ہندوستانی ذرائع ابلاغ نے خوب خوب اشاعت پذیر کیا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سرور محمود صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب گولیکی ضلع گجرات تین ماہ سے بیمار ہیں اور ایک ماہ سے کھاریاں کے فوجی ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب (غازی سائیکل ورکس) گولبازار ربوہ پھیپھڑوں اور گردے میں خرابی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم عنایت اللہ صاحب ابن مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب محلہ دار الصدر شمالی ربوہ بعمر ۶۱ سال مورخہ ۹۳-۹-۲ قضائے الہٰی وفات پا گئے ہیں۔ جمعہ کے بعد بیت الاقصیٰ میں جنازہ ادا کیا گیا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی نور احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرمہ بشریٰ درانی صاحبہ زوجہ مکرم غلام قادر صاحب آف میانوامی بنگلہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۶۔ اگست بروز جمعرات سانس کی تکلیف کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

احباب محتاط رہیں

○ ایک شخص مسمی امان اللہ (ولد حافظ غلام محمد تاج معلم اصلاح و ارشاد) مختلف جماعتوں میں جا کر حیلے بہانے سے رقوم اور اشیاء حاصل کرتا ہے اور پھر واپس نہیں کرتا۔

احباب محتاط رہیں اور اس کے چکر میں نہ آئیں۔

ناظر امور عامہ

روائتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ / شریف گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ / پروپرائیٹر: حنیف احمد کامران فون:- ۶۴۹ - ۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۸۔ اکتوبر۔ گرمی کا احساس صرف دوپہر کو ہوتا ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت : ۳۰،۶۵ درجے سنٹی گریڈ

○ قومی اسمبلی میں سپیکر کے انتخاب کے فوراً بعد نئے منتخب سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کی صدارت میں قومی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس میں ڈپٹی سپیکر کا انتخاب عمل میں آیا۔ ڈپٹی سپیکر کے عہدے پر سندھ سے تعلق رکھنے والے پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی سید ظفر علی شاہ نے ۱۱۵۔ووٹ حاصل کر کے کامیابی حاصل کی۔ ان کے مدمقابل نواز کھوکھر کو ۸۱ ووٹ ملے۔ اس طرح انہوں نے سپیکر سے زیادہ ووٹ حاصل کئے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ سپیکر کے انتخاب کے بعد جو فضا تبدیل ہوئی اس میں پیپلز پارٹی کو مزید ووٹ مل گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم وزیر اعظم کا انتخاب بھاری اکثریت سے جیتیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اور سرحد میں مخلوط حکومتیں بنائیں گے۔

○ مبصرین کا خیال ہے کہ سپیکر کے انتخاب میں کامیابی نے الیکشن میں بے نظیر بھٹو کی وزارت عظمیٰ کو یقینی بنا دیا ہے۔ اب اقتدار کی جنگ کا رخ پنجاب کی طرف مڑ گیا ہے۔

○ سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ سپیکر کے انتخاب کے وقت مصالحت کی فضا غیر متوقع تھی۔ تقاریر میں بھی سخت الفاظ استعمال نہیں کئے گئے۔ بساط لپیٹے جانے کے خوف نے سیاسی استحکام کی خواہش پیدا کر دی۔

○ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم سپیکر کے الیکشن کا نتیجہ تسلیم کرتے ہیں ہماری اصل پارلیمانی طاقت ۱۹۔ اکتوبر کو ظاہر ہوگی۔

○ قومی اسمبلی کے نئے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کی عمر ۴۱ سال ہے۔ وہ ملتان کے معروف سیاسی رہنما سید علمدار حسین گیلانی کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۹۸۵ء کے بعد سے ملتان سے مسلسل الیکشن جیت رہے ہیں اس دوران ۱۹۸۸ء کے انتخاب میں انہوں نے ملتان سے نواز شریف کو بھی ہرایا تھا۔ انہوں نے ۱۹۷۷ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے صحافت کا امتحان پاس کیا۔ وہ وفاق میں کئی عہدوں پر وزیر رہ چکے ہیں۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ کونسل کے انتخاب میں سابق وفاقی وزیر سید فخر امام کو بھی شکست دی تھی۔

○ نئے سپیکر کے انتخاب میں اسلامی فرنٹ کے تین اراکین اور نواب اکبر بگٹی اور سردار رند نے ووٹ نہیں ڈالا۔

○ پاکستان کے دفتر خارجہ نے مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ بھارت کی اشتعال انگیزیوں سے کشمیریوں کی تحریک آزادی کو تقویت حاصل ہوگی۔

○ درگاہ حضرت بل کو نذر آتش کرنے کے خلاف آزاد کشمیر میں یوم سیاہ منایا گیا۔ علامتی ہڑتال کے دوران تمام مارکیٹیں کاروباری مراکز اور سرکاری و نیم سرکاری ادارے بند رہے۔

○ درگاہ حضرت بل کے بے حرمتی کے بارے میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ یہ ظلم و بربریت کا بدترین واقعہ ہے۔ یہ بھارتی مسلمانوں کے خلاف ناپاک حرکت ہے۔

○ سکھوں کے گولڈن ٹمپل واقع امرتسر میں آپریشن کرنے والے کمانڈوز اب کشمیری مسلمانوں کے مقدس مقام درگاہ حضرت بل کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے سری نگر پہنچ گئے ہیں۔ درگاہ کا محاصرہ جاری ہے۔ بجلی اور پانی بند کر دیا گیا ہے۔ فوج نے چاروں دروازوں پر بکتر بند گاڑیاں کھڑی کر دی ہیں مورچے اور چوکیاں قائم کر لی ہیں۔ درگاہ کے اندر محصور افراد سے رابطہ کے لئے ٹیلی فون کا نظام بحال کر دیا گیا ہے۔ حریت پسندوں کے ساتھ بھارتی فوج کے کمانڈر نے جو گفتگو کی اس کے جواب میں حریت پسندوں نے کہا کہ "کشمیر ہمارا ہے۔ ہم ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ ہم آزادی چاہتے ہیں"۔ انہوں نے بھارتی فوج سے واپس چلے جانے کو کہا۔ سری نگر کے علاوہ اوڑی اور راجوری میں بھی کرفیو نافذ ہے۔ بھارتی کابینہ کا خصوصی اجلاس اس مقصد کے لئے طلب کر لیا گیا۔

○ پنجاب کابینہ کے آخری اجلاس میں پبلک سروس کمیشن کو با اختیار بنا دیا گیا۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبر اور لوکل کونسلر مارکیٹ کمیٹی کے رکن نہیں بن سکیں گے۔ مسودہ قانون کی منظوری دے دی گئی۔

○ پاک فضائیہ کا ایک ایف ٹی ۵۔ طیارہ ٹریننگ کے دوران زوردار دھماکے سے چشمہ جہلم کندیاں میں گر کر تباہ ہو گیا۔ طیارے میں سوار دونوں پائلٹ فلائنگ آفیسر ساجد اور فلائٹ لیفٹیننٹ عارف جاں بحق ہو گئے۔

○ وزارت خارجہ میں بھارتی ہائی کمشنر کو طلب کیا گیا اور درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی کے خلاف پاکستان کی حکومت کا شدید احتجاج انہیں دیا گیا۔ انہیں حکومت اور عوام کے جذبات سے آگاہ کیا گیا اور درگاہ کا محاصرہ ختم کرنے اور درگاہ کی مرمت کروانے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ مظفر آباد میں اقوام متحدہ کے دفتر پر مظاہرین نے حملہ کر دیا۔ آنسو گیس سے قائم مقام وزیر اعظم بے ہوش ہو گئے۔ پولیس اور مظاہرین میں ہاتھا پائی ہوئی۔

○ یوسف رضا گیلانی سپیکر منتخب ہوئے تو سابق سپیکر گوہر ایوب خان نے ان کو مبارک باد دی۔ نئے سپیکر نے اپنے اختتامی خطاب میں سابق سپیکر کی خدمات کو اچھے الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

○ سپیکر کے انتخاب کے روز بھی جن اراکین نے ابھی تک حلف نہیں اٹھایا ان میں پیپلز پارٹی کے حامی حامد ناصر چٹھہ، مصطفیٰ کھر، چوہدری مہدی حسن بھٹی اور مسلم لیگ کے تین اراکین شامل ہیں۔

○ بلوچستان کے بلدیاتی ادارے بحال کر دئے گئے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے ۹۔ جولائی ۱۹۹۳ء کو ان اداروں کو معطل کر دیا تھا۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ ہارس ٹریڈنگ میں ملوث اراکین کو اسمبلیوں سے باہر کر دیا جائے گا۔

الحمد جیولرز
طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۲۱۱۱۵۹

ضرورت ہے
۱۔ گھریلو کام کیلئے خدمت گزار۔ عمر کم از کم ۴۵ سال۔
۲۔ آفس ورک کیلئے تعلیم کم از کم میٹرک عمر کم از کم ۲۵ سال۔
پتہ برائے رابطہ: "میاں بھائی"
پٹہ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون نمبر: ۲۷۰۹۳۶ - ۲۷۱۷۷۹
۲۷۴۷۴۷

پاکٹ ڈسپنسری
POCKET DISPENSARY
سات کیورٹیو خوشبوئیات
7 CURATIVE SMELLS
اب دیدہ زیب اور خوبصورت پرس میں
دستیاب ہیں
گھر، دفتر، سفر اور ہر جگہ کے لئے
آپکا اپنا ڈاکٹر، آپ کی ذاتی ڈسپنسری
پیش کردہ
کیورٹیو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون سیلز 211283 آفس 606 کلینک 771

مکان برائے فروخت
رقبہ ۸½ مرلے۔ کار پورچ۔ ۲ بیڈ روم کم ٹی وی لاؤنج ڈرائنگ روم۔ سٹور۔ کچن۔ باتھ بشمول صحن تقریباً ۲ مرلہ مضبوط تعمیر۔ کشادہ اور ہوادار۔ فون۔ سوئی گیس۔ پانی اور بجلی۔ ریلوے سٹیشن اور دارالذکر سے پندرہ بیس منٹ کے فاصلہ پر۔ شالامار لنک روڈ اور جی ٹی روڈ (شالامار باغ چوک) کے سنگم سے نزدیک ترین پرسکون ماحول۔ رابطہ
محمد اکرام شیخ مکان ۱۶/۲ گلی ۲ ملتانی پارک نزد انگوری باغ سکیم ۲ لاہور
فون نمبر: رہائش ۴۲-۳۴۳۵۸۷
دفتر ۴۲-۳۲۵۱۹۳

دہوک اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ دہوک
فون گھر: ۴۳۱ دفتر: ۵۲۱